پیشکش

ادارہ اہل سنت کراچی

مدیر

مفتی محمد اسلم رضا میمن تحسینی

معاونین

مولانا عبد الرزاق ہنگورہ نقشبندی

مولانا محمد کاشف محمود ہاشمی

www.facebook.com/darahlesunnat

واعظ الجمعہ

سیرتِ رسول ﷺ کے کچھ روشن پہلو

مدیر

مفتی محمد اسلم رضا میمن تحسینی

معاونین

مولانا عبد الرزاق ہنگورہ نقشبندی

مولانا محمد کاشف محمود ہاشمی

https: //www.facebook. com/darahlesunnat

سیرتِ رسول ﷺ کے کچھ روشن پہلو

الحمد لله ربّ العالمين، والصّلاةُ وَالسّلامُ عَلى خاتمِ الأنبياءِ وَالمرسَلين، وعَلى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجمَعِيْن، وَمَن تَبِعَهُم بِإحْسَانٍ إِلى يَوْمِ الدِّين، أَمّا بَعد: فَأَعُوذُ بِالله مِنَ الشّيطانِ الرَّجِيْم، بِسْمِ الله الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم.

حضور پُرنور، شافعِ یومِ نُشور ﷺ کی بارگاہ میں ادب واحترام سے دُرود وسلام کا نذرانہ پیش کیجیے! اللّٰهُمَّ صلِّ وسلِّمْ وبارِكْ علَى سيِّدِنَا ومولانا وحبيبِنا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِهِ وصَحبِهِ أجمعين.

دعوتِ اسلام

برادرانِ اسلام! جب نبیٔ رحمت ﷺ نے کفر وشرک کے دلدل میں پھنسے لوگوں کو توحید کی دعوت دینا شروع کی، تو اس پر اہلِ مکہ آپ ﷺ کی دشمنی پر اُتر آئے، اور رسولِ کریم ﷺ اور ایمان لانے والوں کو تکلیفیں پہنچانا شروع کر دیں۔ ایسے میں مصطفیٰ کریم ﷺ کے چچا ابو طالب نے ڈھال بن کر آپ کی مدد کی، ابتدائی تین ۳ سالوں تک تو رحمتِ عالمیان ﷺ چھپ چھپ کر اسلام کی دعوت دیتے رہے، اور جب یہ آیاتِ مبارکہ نازل ہوئیں: ﴿فَاصْدَعْ بِمَا تُؤْمَرُ وَاَعْرِضْ عَنِ الْمُشْرِكِيْنَ ۝۹۴ اِنَّا كَفَيْنٰكَ الْمُسْتَهْزِءِيْنَ ۝۹۵ الَّذِيْنَ يَجْعَلُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا

اٰخَرَ ۚ فَسَوۡفَ یَعۡلَمُوۡنَ ﴿۹۶﴾ وَ لَقَدۡ نَعۡلَمُ اَنَّکَ یَضِیۡقُ صَدۡرُکَ بِمَا یَقُوۡلُوۡنَ ﴿ۙ۹۷﴾ فَسَبِّحۡ بِحَمۡدِ رَبِّکَ وَ کُنۡ مِّنَ السّٰجِدِیۡنَ ﴿ۙ۹۸﴾ وَ اعۡبُدۡ رَبَّکَ حَتّٰی یَاۡتِیَکَ الۡیَقِیۡنُ﴾[1] "تو اعلانیہ کہہ دیجیے جس بات کا آپ کو حکم ہے، اور مشرکوں سے منہ پھیر لیجیے، یقیناً ان ہنسنے والوں پر ہم تمہیں کفایت کرتے ہیں، جو اللہ کے ساتھ دوسرا معبود ٹھہراتے ہیں، تو اب جان جائیں گے، اور یقیناً ہمیں معلوم ہے کہ ان کی باتوں سے آپ دل تنگ ہوتے ہیں، تو اپنے رب کو سراہتے ہوئے اُس کی پاکی بولیے اور سجدہ والوں میں ہوجائیے، اور مرتے دم تک اپنے رب کی عبادت میں رہیے!" تو آپ ﷺ نے اعلانیہ طور پر دعوتِ اسلام دینا شروع کر دی، جب آیتِ کریمہ: ﴿وَ اَنۡذِرۡ عَشِیۡرَتَکَ الۡاَقۡرَبِیۡنَ﴾[2] "اے حبیب! اپنے قریب تر رشتہ داروں کو خوفِ خدا دلائیے!" نازل ہوئی، تو نبئ کریم ﷺ نے صفا کی پہاڑی پر چڑھ کر آواز لگائی، اور جب آپ ﷺ کے خاندان کے لوگ اکٹھے ہوگئے، تب مصطفیٰ جانِ رحمت ﷺ نے فرمایا: «أَرَأَيْتَكُمْ لَوْ أَخْبَرْتُكُمْ أَنَّ خَيْلاً بِالْوَادِي تُرِيدُ أَنْ تُغِيرَ عَلَيْكُمْ أَكُنْتُمْ مُصَدِّقِيَّ؟» "اگر میں یہ کہوں کہ اِس پہاڑ کے پیچھے ایک لشکر ہے، جو تم پر حملہ آور ہونا چاہتا ہے، تو کیا تم لوگ میری بات مان لوگے؟" سب نے بیک زبان کہا، کہ کیوں نہیں مانیں گے!

---

(١) پ١٤، الحجر: ٩٤-٩٩.

(٢) پ١٩، الشعراء: ٢١٤.

جبکہ ہم میں سے کسی نے بھی کبھی آپ کو جھوٹ کہتے نہیں پایا، یہ سن کر نبئ کریم ﷺ نے فرمایا: «فَإِنِّي نَذِيرٌ لَكُمْ بَيْنَ يَدَيْ عَذَابٍ شَدِيدٍ» "تو میں تم لوگوں کو اللہ کے سخت عذاب سے ڈراتا ہوں!"، اِس پر لوگ طرح طرح کی باتیں کرنے لگے، ابولہب نے تو یہاں تک کہا، کہ تیری بربادی ہو، کیا تو نے ہمیں اِسی لیے جمع کیا تھا؟ اِس پر اللہ تعالی کی طرف سے ابولہب کی مذمت میں سورۂ لہب کی آیتیں نازل ہوئیں، ارشادِ خداوندی ہے: ﴿تَبَّتْ يَدَآ اَبِيْ لَهَبٍ وَّ تَبَّ ۞ مَآ اَغْنٰى عَنْهُ مَالُهٗ وَ مَا كَسَبَ﴾[1] "تباہ ہوجائیں ابولہب کے دونوں ہاتھ، اور وہ تباہ ہو ہی گیا! اسے کچھ کام نہ آیا اس کا مال، اور نہ وہ کچھ جو اس نے کمایا"۔

کثرت سے گریہ وزاری

عزیز دوستو اور بزرگو! اگرچہ مصطفی جانِ رحمت ﷺ، بلکہ سارے انبیاء علیہم السلام گناہوں سے پاک ہیں، معصوم ہیں، اس کے باوجود حضورِ اکرم ﷺ کثرت سے گریہ وزاری کرتے، راتوں کو اتنا طویل قیام فرماتے، کہ آپ کے قدم مبارک پر ورم آجاتا، جب خدمتِ اقدس میں عرض کی جاتی، کہ آپ معصوم ہیں اس کے باوجود

(١) "صحيح البخاري" كتاب التفسير، ر: ٤٧٧٠، صـ٨٣٦، ٨٣٧.

ایسا کیوں کرتے ہیں تو فرماتے: «أَفَلَا أَكُونُ عَبْداً شَكُوراً؟»[1] "کیا میں اپنے رب تعالی کا شکر گزار بندہ نہ بنوں؟"۔

اَہل وعِیال کے ساتھ حضورِ اکرم ﷺ کا حُسنِ سُلوک

عزیزانِ محترم! اَہل وعِیال کے ساتھ سرکارِ ابد قرار ﷺ ہمیشہ حُسنِ سُلوک، ادب واحترام اور اچھی گفتگو کے ساتھ پیش آتے، دوسروں سے بھی ارشاد فرمایا: «خَيْرُكُمْ خَيْرُكُمْ لِأَهْلِهِ، وَأَنَا خَيْرُكُمْ لِأَهْلِيْ»[2] "تم میں سب سے بہتر وہ ہے، جو اپنے اَہلِ خانہ کے ساتھ اچھا ہے، اور میں اپنے اَہل وعِیال کے ساتھ تم سب سے اچھے سلوک والا ہوں"۔ اس کے علاوہ عدل وانصاف، شکر واِحسان، رَواداری، خَلقِ خدا کی حاجت رَوائی، آدابِ مُعاشَرت، نرمی وآسانی، اِعتِدال ومَیانہ رَوی، اتفاق واتحاد وغیرہ، الغرض رَحمتِ عالَمیان ﷺ نے ہر جگہ ہماری مکمل رَہنمائی فرمائی، زندگی کا کوئی پہلو تشنہ نہیں چھوڑا۔

رسول اللہ ﷺ کے تعلیم کردہ اَخلاق

عزیزانِ محترم! حضورِ اکرم ﷺ کی پیروی ہمارے لیے بہترین ذریعۂ نَجات ومشعلِ راہ ہے، ربِّ کریم جَلَّ جَلالُہ کا فرمانِ عالی شان ہے: ﴿لَقَدْ كَانَ لَكُمْ

---

(١) "صحيح البخاري" كتاب التفسير، ر: ٤٨٣٦، صـ٨٥٦.

(٢) "سنن الترمذي" أَبْوَاب المناقب، ر: ٣٨٩٥، صـ٨٧٨.

﴿فِیْ رَسُوْلِ اللّٰہِ اُسْوَۃٌ حَسَنَۃٌ﴾[1] "یقیناً تمہارے لیے رسول اللہ کی پیروی ہی بہتر ہے"۔ مفسّرینِ کرام فرماتے ہیں کہ اس آیتِ مبارکہ سے معلوم ہوا، کہ حضورِ اکرم ﷺ کی حیاتِ طیّبہ سارے انسانوں کے لیے نمونۂ حیات ہے، زندگی کا کوئی شعبہ اس سے باہر نہیں۔ رب تعالی نے حضور ﷺ کی حیاتِ طیّبہ کو اپنی قدرت کا نمونہ بنایا ہے، لہٰذا کامیاب زندگی وہی ہے جو اُن کے نقشِ قدم پر ہو۔ اگر ہمارا جینا مرنا، سونا جاگنا حضور ﷺ کے نقشِ قدم پر ہو جائے، تو یہ سارے کام عبادت بن جاتے ہیں[2]۔

لہٰذا ہمیں بھی سرورِ عالَم ﷺ کی سیرتِ طیّبہ پر بھرپور طریقے سے عمل کرنا ہے؛ کہ اسی میں دنیا وآخرت کی کامیابی وکامرانی ہے۔ محسنِ انس وجاں ﷺ اَخلاقیات کے اعلیٰ ترین مَقام پر فائز اور بہترین آئیڈیل ہیں، کسی نے جب حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ طیّبہ طاہرہ رضی اللہ تعالی عنہا سے، والئ کونین ﷺ کے اَخلاقِ کریمہ کے بارے میں پوچھا، تو آپ رضی اللہ تعالی عنہا نے جواب ارشاد فرمایا: «كَانَ خُلُقُهُ الْقُرْآنُ»[3] "خود قرآنِ کریم ہی حضور ﷺ کے اَخلاقِ کریمہ ہیں"۔ آپ ﷺ کے اَخلاقِ کریمہ کی گواہی قرآنِ مجید کے ساتھ ساتھ، آپ کی اَزواجِ مطہَّرات، صحابۂ

---

(١) پ٢١، الأحزاب: ٢١.

(٢) "تفسیر نور العرفان" ۶۷۱، ملتقطاً۔

(٣) "مسند الإمام أحمد" مسند السيّدة عائشة ...إلخ، ر: ٢٤٦٥٥، ٩/ ٣٨٠.

کِرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم، حتیٰ کہ آپ ﷺ کے بدترین مخالفین نے بھی دی، لہٰذا آج ہمیں بھی ان کے نقشِ قدم پر چلنے اور سیرتِ طیّبہ کو اپنانے کی شدید ضرورت ہے۔

دعا

اے اللہ! ہمیں رسولِ اکرم ﷺ کی سُنّت وسیرت اور ان کی تعلیمات پر خوب عمل کی توفیق عطا فرما، دینِ متین کی بے لوث خدمت کی توفیق عطا فرما، ایک اچھا اور باعمل مسلمان بنا، ہمارے عقائد و اعمال کی اصلاح فرما، اپنے ظاہری و باطنی خزانوں سے ہماری مدد فرما، رزق کی فراوانی عطا فرما، ہمیشہ مخلوق کی محتاجی سے محفوظ فرما، اپنی محبت واِطاعت کے ساتھ سچی بندگی کی توفیق عطا فرما، خَلقِ خدا کے لیے ہمارا سینہ کشادہ اور دل نرم فرما، الٰہی ہمارے اَخلاق اچھے اور ہمارے کام عمدہ کر دے، ہمارے اعمالِ حسَنہ کو قبول فرما، ہمیں تمام گناہوں سے بچا، ہمارے کشمیری و فلسطینی مسلمان بہن بھائیوں کو آزادی عطا فرما، اُن کے جان ومال اور عزّت وآبرو کی حفاظت فرما، مسئلہ کشمیر کو اُن کے حق میں خیر وبرکت کے ساتھ حل فرما۔

الٰہی! تمام مسلمانوں کی جان، مال اور عزّت وآبرو کی حفاظت فرما، جن مصائب وآلام کا انہیں سامنا ہے، ان سے نَجات عطا فرما۔ ہمارے وطنِ عزیز کو اندرونی وبیرونی خطرات وسازشوں سے محفوظ فرما، ہر قسم کی دہشتگردی، فتنہ وفساد، خونریزی وقتل وغارتگری، لُوٹ مار اور تمام حادثات سے ہم سب کی حفاظت فرما۔ اس مملکتِ خداداد کے نظام کو سنوارنے کے لیے ہمارے حکمرانوں کو دینی وسیاسی فہم وبصیرت عطا فرما کر، اِخلاص کے ساتھ ملک وقوم کی خدمت کی توفیق عطا فرما، دین ووطنِ عزیز کی حفاظت کی

خاطر اپنی جانیں قربان کرنے والوں کو غریقِ رحمت فرما، اُن کے درجات بلند فرما، ہمیں اپنی اور اپنے حبیبِ کریم ﷺ کی سچی اِطاعت کی توفیق عطافرما۔

اے اللہ! ہمارے ظاہر وباطن کو تمام گندگیوں سے پاک وصاف فرما، اپنے حبیبِ کریم ﷺ کے ارشادات پر عمل کرتے ہوئے، قرآن وسنّت کے مطابق اپنی زندگی سنوارنے، سرکارِ دوعالَم ﷺ اور صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی سچی مَحبت، اور اِخلاص سے بھرپور اطاعت کی توفیق عطافرما، ہمیں دنیاوآخرت میں بھلائیاں عطافرما، پیارے مصطفی کریم ﷺ کی پیاری دعاؤں سے ہمیں وافَر حصّہ عطافرما، ہمیں اپنا اور اپنے حبیبِ کریم ﷺ کا پسندیدہ بندہ بنا، اے اللہ! تمام مسلمانوں پر اپنی رحمت فرما، سب کی حفاظت فرما، اور ہم سب سے وہ کام لے جس میں تیری رِضا شاملِ حال ہو، تمام عالَمِ اسلام کی خیر فرما، آمین یا ربّ العالمین!۔

وصلّى الله تعالى على خير خلقِه ونورِ عرشِه، سيِّدنا ونبيّنا وحبيبنا وقرّة أعيُننا محمّدٍ، وعلى آله وصحبه أجمعين وبارَك وسلَّم، والحمد لله ربّ العالمين!.